پروگرام نمبر : 4　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　اپریل 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

خصوصی ہدایات

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کو قرآن کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔ سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 4　　April 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..........................صوبہ..................

بتاریخ:.....................بروز.........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کرکے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ

فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا

لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

ترجمہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدو جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ وُہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں

زندہ وُہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں	مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں
وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں	ہر دم اسیرِ نخوت و کِبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو	کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو	اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو	ورنہ خیالِ حضرتِ عزت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول	تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا	ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات	اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے	آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے
اے کِرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو	زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں	شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے	ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

((براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 17 تا 18))

درس حدیث

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ،

رمضان اور تلاوت قرآن مجید

إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ

رسول کریمؐ نے فرمایا: ’حضرت جبریلؑ ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کرتے تھے، البتہ اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث 3624)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ہر رمضان میں ساری دنیا کی ہر بڑی مسجد میں سارا قرآن کریم حافظ لوگ حفظ سے بلند آواز کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ ایک حافظ امامت کراتا ہے اور دوسرا حافظ اس کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے تا کہ اگر کسی جگہ بھول جائے تو اس کو یاد کرائے۔ اس طرح (اس ایک ماہ میں ہی) ساری دنیا میں لاکھوں جگہ پر قرآن کریم صرف حافظہ سے دہرایا جاتا ہے۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ: 277)

’’رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے۔ جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے، وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔۔۔ لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے۔ اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لیے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس فاصلے کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 343)

شهر رمضان الذی انزل فیه القران
سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے

رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القران سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کیلئے عمدہ لکھا ہے۔اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے۔اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔انزل فیہ القران میں یہی اشارہ ہے۔بیشک روزہ کا حکم اجر عظیم ہے مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے۔ ان تصوموا خیرلکم یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3-4۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی اُن کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔اس کی قدر یہی ہے کہ اُس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح اُن کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے۔کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 140-141۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

قرآن کریم کو پڑھنے میں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سست ہوتے ہیں ان کے لئے ایک نظام کے تحت ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے!

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنے کے طریقے تلاش کرتا ہے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو شیطان کے پنجے سے نکالوں اور اپنا بندہ بناؤں۔ جب بھی بندہ اس کی طرف بڑھے اس کے ایمان اور احسان کے دروازے کھلے ہوئے پاتا ہے لیکن رمضان میں تو پہلے سے بڑھ کر اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اس کے احسانات ہیں کہ جو لوگ عبادت میں سست ہوتے ہیں، نوافل میں سست ہوتے ہیں، قرآن کریم کو پڑھنے میں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سست ہوتے ہیں ان کے لئے ایک نظام کے تحت ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو عبادت کرنے والے اور نوافل پڑھنے والے، قرآنی احکامات پر عمل کرنے والے لوگ ہیں جب اس مہینہ میں پہلے سے زیادہ، پہلے سے بڑھ کر توجہ کے ساتھ ان عبادات کو بجالانے کی کوشش کریں گے تو جو لوگ سست ہیں وہ بھی ان کی دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ عبادات بجالائیں گے۔ ماحول کا ان پر بھی اثر ہو گا وہ بھی کچھ نہ کچھ ان نیک کاموں میں حصہ لیں گے۔ تو اس طرح ان کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ ایسے لوگوں میں سے کچھ لوگ پھر مستقل ان نیکیوں پر قائم بھی رہ جائیں گے۔ اور شیطان کو دور رکھنے والے ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں پر مَیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے کھولوں گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف آنے سے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشی ایک ماں کو ایک گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی اپنے گمشدہ بندے کے ملنے سے ہوتی ہے۔ واپس آنے سے ہوتی ہے، عبادات بجالانے سے ہوتی ہے۔ اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہر دروازہ کھول دیتا ہے۔ قرآن جو خدا کی کتاب ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے جس کے پڑھنے سے ہمیں خدا تعالیٰ کی معرفت عطا ہوتی ہے اس کو بھی رمضان سے ایک خاص نسبت ہے۔ اس لئے رمضان میں اور عبادات کے ساتھ اس کو پڑھنے اور جہاں بھی درسوں کا انتظام ہو وہاں اس کے درس سننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے...اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے...اے اللہ! اس رمضان کی برکات سے ہمیں بے انتہاء حصہ دے۔ ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھ اور اپنے رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھ۔ آمین۔

(خطبہ جمعہ 31/ اکتوبر 2003ء)

منظوم کلام۔ مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی

پیامِ سلامتی

ہلالِ نَو ہے پیامِ سلامتی کی دلیل — ہلالِ نَو ہے دیارِ حبیب کی قندیل
ہلالِ نو ہے کلیدِ درِ بہشتِ بریں — ہلالِ نو ہے محبّت کا ایک نقشِ جمیل
ہلالِ نو کے جلو میں ہے کاروانِ حیات — ہلالِ نو ہے کہ ہے زہد و اتقا کی فصیل

جو چاہتے ہیں ہمیں ہم نہ کیوں انہیں چاہیں — مآلِ شوق ہیں دیدارِ یار کی راہیں
عجیب تر ہے کسی کا طریقِ دادِ وفا — پیامِ وصل ہے ان کی کھلی ہوئی باہیں
ہر ایک بات بہر رنگ ہے عیاں ان پر — دبے دبے ہوئے نالے گھٹی گھٹی آہیں

ذرا سی بات ہے ترکِ رضائے خویش مگر — جزا میں اس سے نہیں ہے کوئی عمل بہتر
ہر اک پکار کا وہ آپ دے رہے ہیں جواب — گرے ہوؤں کو اُٹھاتے ہیں عرش سے آکر
بس اب تسلّیِ ذوقِ سجود ہو کے رہے — نیازِ عشق کی قسمت کے کھُل گئے ہیں در

ہزار شکر کہ پھر یہ مہِ صیام آیا
خدا کے اک کرمِ خاص کا پیام آیا

(بشکریہ: الفرقان ربوہ۔ دسمبر 1968)

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القران

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

رمضان المبارک اور قرآن مجید

ارشاد ربانی ہے کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ رمضان کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ بہرحال اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ رمضان کو قرآن مجید سے ایک خاص تعلق ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

رمضان کا مہینہ ان مقدس ایمان کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ ہو مبارک دن۔ وہ دنیا کی سعادت کی ابتداء کے دن۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُسکی برکت کے دروازے کھولنے والے دن جب دنیا کی گھناونی شکل اس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں جا کر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے... انہی تنہائی کی گھڑیوں میں انہی جدائی کے اوقات میں انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آ گیا۔ اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا اسے اس کے پیدا کرنے والے اُس کی تربیت کرنے والے اُس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ۔ (تفسیر کبیر۔سورہ بقرہ آیت 186)

احادیث میں آیا ہے کہ ہر سال ماہ رمضان میں جبریلؑ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک نازل شدہ قرآن کریم کا ورد مکمل کرواتے تھے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سال ایک سے زائد مرتبہ قرآن پاک کا ورد مکمل کیا ہے۔ (بخاری)

شھر رمضان الذی انزل فیه القران کی ایک اور پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

رمضان کے مہینے کا ایسا تقدس ہے اور اتنا عظیم الشان مہینہ ہے کہ گویا قرآن رمضان ہی کے بارے میں اتارا گیا ہے اور جو کچھ قرآن کے مضامین ہیں وہ رمضان پر صادق آ جاتے ہیں۔ پس رمضان میں جو نیکیاں انسان اختیار کرتا ہے ان پر غور کر کے آپ دیکھیں کہ تمام انسانی صلاحیتوں سے تعلق رکھنے والی تمام نیکیاں رمضان کے مہینہ میں اکھٹی ہو جاتی ہیں اور ایسا

اور کوئی مہینہ انسان پر نہیں آتا جس میں رمضان کی طرح نیکیوں کا اجتماع ہو۔اور بدیوں سے رُکنے پر اتنا زور دیا گیا ہے۔ پس یہ مضمون بھی بعینہٖ صادق آتا ہے کہ قرآن رمضان کے متعلق اتارا گیا ہے۔اگر تم غور کروگے تو رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کے تمام مضامین صادق آتے دیکھو گے۔پس یہ دوسرا معنیٰ اگر پیش نظر رکھا جائے تو اس مہینے کی عظمت بھی بڑی کھل کر انسانی ذہن پر واضح ہوجاتی ہے اور اپنی ذمّہ داریاں بھی انسان پر خوب کھل کر واضح ہوجاتی ہیں۔یعنی سارے قرآن کے اوپر عمل کرنے کی کوشش ایک مہینے کے اندر اندر ایک غیر معمولی ایکسر سائز Intence Excercise کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ایک ایسی جدو جہد اور کوشش ہے جو ساری زندگی کا خلاصہ ہے اور اس ورزش سے گذرنے کے بعد انسان کی صحت ہر پہلو سے خدا کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 26رفروری1993ء)

رمضان المبارک میں قرآن مجید کے احکام کی سال میں کم از کم ایک بار یاددہانی کی توفیق مل جاتی ہے۔اور پھر اس پر عمل کرنے کی طرف بھی ایک مؤمن کا دل مائل ہوجاتا ہے۔اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: رمضان کلامِ الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے۔

(تفسیر کبیر جلد2)

رمضان میں تلاوت قرآن کریم کرنے والا مؤمن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے انعامات کا مستحق بھی ہوجاتا ہے۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یُشَفَّعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ فَیُشَفَّعَانِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید کی شفاعت مومن کے بارے میں قبول کی جائے گی۔روزہ کہے گا اے میرے رب! مَیں نے اس مومن کو کھانے اور شہوات سے دن کے وقت روکے رکھا تُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

قرآن مجید کہے گا کہ مَیں نے رات کے وقت اسے نیند سے باز رکھا اس کے بارے میں میری سفارش منظور فرمایا۔پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔(البیہقی)

قرآن مجید کا اصل غرض و غایت حصول تقویٰ ہے۔چنانچہ فرمایا: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنی یہ وہ کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں اور متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔اسی طرح رمضان کے متعلق فرمایا کہ:

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِینَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(البقرۃ 184) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

قرآن کریم کو دستور العمل بنانے والا حقیقی فلاح کا مستحق ہوجاتا ہے۔اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے...ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہوجاتا ہے۔''

(سرمۂ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 31 حاشیہ)

بعینہٖ اسی طرح احکام الٰہی کا لحاظ رکھتے ہوئے رمضان المبارک کو کماحقہٗ گزارنے والے کی حقیقی خوشی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا : إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ (بخاری۔کتاب الصوم) یعنی ''روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔'' پھر اسی کو لیلۃ القدر کے نام سے بھی متعارف فرمایا ہے۔ بالفاظ دیگر ایک حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا أُجْزٰى بِهٖ یعنی روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا ہوں!

الغرض رمضان المبارک، قرآن شریف پر عمل پیرا ہونے کے لئے ایک سالانہ ریفریشر کورس ہے۔اسی لئے فرمایا اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَمْ يَخْرِقْهَا (نسائی) روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔نیز فرمایا ایک رمضان اگلے رمضان تک مؤمن کو بدیوں سے بچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید اور رمضان المبارک سے کماحقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ